بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd S. No 1411

جلد ۵ | ۲۴ شہادت ۱۳۳۲ھش | ۲۴ اپریل ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۳

وزیر اعظم جناب محمد علی عنقریب مشرقی بنگال کا دورہ کریں گے

کابینہ میں مزید وزیروں کی شمولیت کا اعلان بعد میں کیا جائیگا

سندھ کے عام انتخابات ملتوی ہونے کا امکان ۔ نئے وزیر اعظم کی دوسری پریس کانفرنس

کراچی ۲۳ اپریل ۔ آج وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اعلان کیا ہے کہ وہ کوئی دو ہفتے بعد مشرقی بنگال جائیں گے جہاں وہ مرکزی کابینہ میں مشرقی بنگال سے ایک یا دو وزیر شامل کرنے کے لئے وہاں کے سیاسی لیڈروں سے صلاح و مشورے کریں گے ۔ اس امر کا اعلان انہوں نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کیا ۔ آپ نے بتایا کہ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نورالامین سے میری بات چیت انتہائی تسلی بخش طور پر ہوئی ہے ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال اور ان کے ساتھیوں سے میری جو بات چیت ہوئی ہے ۔ اس سے اس صوبہ کی پوری نمائندگی نہیں ہوتی ۔ اس لئے اس سوال پر ہر نقطۂ نظر کے نمائندوں سے بات چیت کرنے کے لئے میں نے مشرقی بنگال جانے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ آپ نے کہا کہ مسٹر نورالامین کی سفارش پر ہی کابینہ میں مشرقی بنگال کے نمائندے لئے جائیں گے ۔ اور جب تک اس امر کا آخری فیصلہ نہیں ہو جاتا ۔ اس وقت تک کسی اور وزیر کا تقرر نہیں ہوگا ۔

مسٹر محمد علی نے بتایا ۔ کہ انہوں نے انتخابات کے سلسلے میں سندھ کا دورہ فی الحال منسوخ کر دیا ہے ۔ وزیر اعظم آج رات دورہ پر روانہ ہونے والے تھے ۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا ۔ کہ میں نے سندھ کے مختلف لیڈروں کو انتخابات کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے کراچی بلایا ہے ۔ میں ان سے سندھ کے انتخابات کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کرنے کے متعلق بھی بات چیت کروں گا ۔ آپ نے بتایا ۔ کہ میں بہت سے لیڈروں سے مل چکا ہوں ۔ جن لیڈروں سے وزیر اعظم کی ملاقات کی توقع ہے ۔ وہ میر غلام علی تالپور ۔ پیر زادہ عبدالستار ۔ پیر علی محمد راشدی اور قاضی فضل اللہ ہیں ۔ انہوں نے یقین دلایا ۔ کہ انتخابات منصفانہ اور آزادانہ ہوں گے ۔

آپ نے کہا ۔ کہ گورنر جنرل کی طرف سے خواجہ ناظم الدین کی برطرفی دستور کے عین مطابق ہے ۔ اور اس بارہ میں کسی اعتراض کی گنجائش نہیں ۔ اگر پارلیمنٹ کا مجھ پر اعتماد نہ رہے ۔ تو میرا فرض ہے ۔ کہ میں وزارت عظمیٰ سے باعزت طریقہ سے مستعفی ہو جاؤں ۔

آپ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا ۔ کہ وہ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس عنقریب بلائیں گے ۔ لیکن اس کے لئے وہ کوئی تاریخ معین نہیں کر سکتے ۔ زبان کے معاملہ میں آپ نے کہا ۔ کہ اس کا اصل فیصلہ تو دستور ساز اسمبلی ہی کر سکتی ہے ۔ لیکن اس بارے میں کینیڈا میں دو زبانوں والا طریقہ مجھے پسند ہے ۔ دستور کے بارہ میں آپ نے کہا ۔ کہ نیا دستور بہت جلد تیار ہونا چاہیئے ۔ دستور کی تیاری کے بعد ہی عام انتخابات کرائے جائیں گے ۔ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مسٹر محمد علی نے غیر ملکوں سے فنی امداد اور ملک کی صنعتوں میں غیر ملکی سرمایہ لگانے کا خیر مقدم کیا ۔ لیکن اس طور سے نہیں ۔ جس سے ملک کی آزادی پر کسی قسم کا حرف آئے ۔

مسئلہ خوراک کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا میری حکومت خوراک کی پیداوار بڑھانے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائے گی ۔ اور اگر اس سلسلے میں بندوبست اراضی کے نظام میں بھی تبدیلی کرنی پڑی تو اس سے دریغ نہیں کیا جائے گا ۔ — آپ نے مہاجرین کی حالت کو بھی بہتر بنانے کا یقین دلایا ۔ سفیروں کے تقرر اور گورنروں کے تبادلے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ امریکہ میں نئے پاکستانی سفیر کے تقرر کا عنقریب اعلان کر دیا جائیگا ۔ کابینہ میں ایک غیر مسلم وزیر مقرر ہونے کا بھی امکان ہے لیکن اس امر کا امکان نہیں ہے کہ کسی غیر لیگی کو بھی وزارت میں شامل کیا جائے ۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی اس امر کا فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ میاں امین الدین کی جگہ سندھ کا گورنر کسے بنایا جائے ۔ اقلیتوں کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ اقلیتوں کے ساتھ نہ صرف منصفانہ بلکہ فیاضانہ سلوک کیا جائیگا ۔ آپ نے مزید فرمایا میں پریس کی آزادی کا حامی ہوں ۔ چنانچہ اخباروں پہ پابندی اور خبروں پر سنسرشپ کے مسائل عنقریب زیر غور آئینگے ۔ اور ان کے متعلق مناسب ہدایات جاری کی جائیں گی ۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

حکومت پاکستان نے امریکہ سے دس لاکھ ٹن غلہ حاصل کرنیکی درخواست پیش کر دی

واشنگٹن ۲۳ اپریل پاکستان نے کل باضابطہ طور پر حکومت امریکہ کو ۱۰ لاکھ ٹن گیہوں دینے کی درخواست پیش کر دی ۔ یہ درخواست حکومت پاکستان کی طرف سے مسٹر امجد علی نے نائب وزیر خارجہ مسٹر بیروڈ کو سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں پیش کی ۔ مسٹر امجد علی کے ساتھ مسٹر محمد شفقت پاکستانی ناظم الامور متعینہ امریکہ بھی تھے

صوبہ سرحد میں نئی کابینہ نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھا لیا

نئی کابینہ سرحد کے انسپکٹر جنرل پولیس سردار عبدالرشید خان نے مرتب کی ہے

پشاور ۲۳ اپریل ۔ آج یہاں صوبہ سرحد کے نئے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید خان اور ان کی کابینہ نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا ۔ نئی کابینہ میں پرانے چاروں وزیروں کے علاوہ چارسدہ کے قمر الحق خان صاحب کو بھی شامل کیا گیا ہے ۔ آپ سابق وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خان کے پارلیمانی سیکرٹری تھے ۔ سردار عبدالرشید خان کو جو اس سے قبل صوبے کے انسپکٹر جنرل پولیس تھے ۔ عبدالقیوم خان نے لیگ اسمبلی پارٹی کا لیڈر نامزد کیا تھا چنانچہ ان کی نامزدگی کے بعد گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین نے آپ کو نئی کابینہ بنانے کی دعوت دی جسے آپ نے منظور کر لیا ۔ سردار عبدالرشید خان کی جگہ اب اے بی اعوان ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کو صوبے کا انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کیا گیا ہے ۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۳ اپریل ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

امہ پارٹی کا وفد قاہرہ میں

قاہرہ ۲۳ اپریل ۔ سوڈان کی امہ پارٹی کے تین ممبروں پر مشتمل ایک وفد حکومت مصر سے بغرض بات چیت کرنے کے لئے کل رات یہاں پہنچ گیا ۔

یہ وفد مندرجہ ذیل ممبروں پر مشتمل ہے ۔ مسٹر عبدالرحمن علی طہٰ ۔ ڈاکٹر علی بیدی اور مسٹر عبدالرحمن عبدان ۔ یہ تینوں سوڈان کی لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبران ہیں ۔ مبصرین کا خیال ہے ۔ کہ یہ وفد یہاں سوڈان کے بارے میں برطانوی مصری معاہدے کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے آیا ہے ۔

برما سے غیر ملکی فوجیں واپس بلا لی جائیں

اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی کا فیصلہ

اقوام متحدہ ۲۳ اپریل ۔ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے متفقہ طور پر کل اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ برما میں موجود غیر ملکی فوجوں کو غیر مسلح کر دینا چاہیئے ۔ اور انہیں برما کی سرحدوں سے واپس بلا لیا جائے ۔ سویٹ یونین نے اکثریت کے ساتھ ووٹ دیا ۔ چونکہ برما اور نیشنلسٹ چین اس معاملے میں متعلقہ فریق ہیں ۔ اس لئے انہوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا ۔

تمام عرب ممالک مصر کے ساتھ ہیں

کامل شمعون کا اعلان

قاہرہ ۲۲ اپریل ۔ لبنان کے صدر مسٹر کامل شمعون نے کل رات وزیر اعظم جنرل نجیب سے عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے مختلف اہم امور پر بات چیت کی ۔ کامل شمعون نے وزیر اعظم مصر کو بتایا ۔ کہ مصر کی قومی امنگوں کو پورا کرنے خصوصاً برطانوی فوجیں نہر سویز سے ہٹانے کے سوال پر تمام عرب ممالک اتفاق رائے سے مصر کے ساتھ ہیں ۔ بعد میں صدر شمعون نے جو مصر کے چھ روزہ دورہ پر یہاں آئے ہوئے ہیں ۔ جنرل نجیب کے ساتھ وزارت خارجہ میں ایک ڈنر میں شرکت کی ۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۵۳ء

حکومت کا نیا دور

خواجہ ناظم الدین کے جانے اور مسٹر محمد علی کے پاکستان کی وزارت عظمیٰ پر تعینات ہونے سے جو تبدیلی مرکزی حکومت میں اور ملک میں ظہور پذیر ہوئی ہے۔ ملک کے تمام سنجیدہ اور وطن پرست حلقوں نے اس کا خیر مقدم جس جوش مسرت سے کیا ہے ظاہر ہے۔ خاصکر اس لحاظ سے کہ یہ تبدیلی بغیر کسی قسم کی سیاسی خراش کے ظہور پذیر ہوئی ہے۔ اور دونوں آنے والوں اور جانے والوں نے ایسا مثالی نمونہ دکھایا ہے کہ جس طرح آفسل کی تبدیلی پر معمولاً دکھایا جاتا ہے قابل تعریف ہے۔

اس طرح خاموشی اور بے خراش تبدیلی کی بے شک ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ یہ ایک سیاسی پارٹی مسلم لیگ کا اندرونی معاملہ تھا۔ اور تمام لوگ جو اس تبدیلی سے براہ راست متاثر ہوئے وہ سب مسلم لیگی تھے اس لئے پارٹی ڈسپلن کا مظاہرہ لازمی چیز تھی۔ مگر ہمارے نئے ملک میں چونکہ ابھی بظاہر ذاتیات اصول سے بالاتر نہیں ہوئیں یہ اندیشہ ہو سکتا تھا۔ کہ کچھ خراش پیدا ہوتی۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسا نہیں ہوا جس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ ذاتیات کا مرض یہاں اتنی خطرناک صورت میں موجود نہیں رہا اب کم ہو گیا ہے جتنا کہ شاید بعض لوگ خیال کر رہے ہوں۔

اس تبدیلی کا ایک خوشگوار پہلو یہ ہے کہ نہ صرف مخالف پارٹیوں نے اسے مستحسن سمجھا ہے۔ بلکہ خود تمام مسلم لیگی حلقوں نے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور بیرونی ممالک نے بھی اس کو صرف ویسی ہی اہمیت دی ہے جیسی چاہیئے تھی۔

چونکہ پاکستانی مرکزی حکومت کی یہ تبدیلی نہایت امن کے ساتھ ہوئی ہے۔ اور ہمیں اعتماد ہے کہ گورنر جنرل ملک غلام محمد خان صاحب الوطنی کے جذبہ سے متاثر ہو کر اور ملک و قوم کی بہبودی کے لئے یہ قدم اٹھایا ہے۔ اور چونکہ ہم ان دونوں باتوں کے دل سے خواہشمند ہیں۔ اس لئے ہم بھی نہایت مسرت کے ساتھ نئے دور کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ گورنر جنرل نے جس نیک نیتی کے پیش نظر ایسا کیا ہے۔ اور ملکی اور قومی مصالح جو اس اقدام کی محرک ہوئی ہیں۔ وہ ملک و قوم کے لئے انشاء اللہ ضرور مفید ثابت ہونگی۔ اور پاکستان کو شاہراہ ترقی و استحکام پر تیز تر چلانے کے لئے مہمیز کا کام دیں گی۔ ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ایسا ہی ہو۔

آخر میں ہم اتنا عرض کرتے ہیں کہ ہر تبدیلی جو کی جاتی ہے اس کے کچھ نہ کچھ اسباب ضرور ہوتے ہیں۔ ہم ان اسباب کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتے جو اس تبدیلی کا باعث ہوئے ہیں۔ گورنر جنرل نے اپنے حکم میں ان کی کسی قدر وضاحت کر دی ہے۔ البتہ ہم اس قدر اشارہ ضرور کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اسباب جو اس تبدیلی کا باعث ہوئے ہیں۔ ان کے پیدا ہو جانے کی وجہ بڑی حد تک مسلم لیگ کے بنیادی اصولوں کی سختی سے پابندی نہ کرنے اور تخریبی عناصر کو پنپنے کے لئے بے پروایانہ ڈھیل دینا تھی۔

قائداعظم مرحوم نے جس نہج پر اپنی جدوجہد جاری کی۔ اور اس میں کامیابی حاصل کی۔ اس کو انہوں نے تین عظیم لفظوں میں بیان فرما دیا ہے۔

اتحاد — تنظیم — یقین محکم

یہ تین الفاظ ہیں جو قائداعظم کی تمام جدوجہد کا سرنامہ ہیں۔ اور انہوں نے جب یہ الفاظ زبان سے نکالے تھے۔ تو گویا وہ نہ صرف قوم کو ایک بہترین نسخہ دے رہے تھے۔ بلکہ اپنے کردار کا خلاصہ بھی پیش کر رہے تھے۔ یہ نسخہ بالکل صحیح ہے جو قوم بھی اسکو آزمائیگی اس کو صحیح پائے گی مگر آزمائش شرط ہے

(باقی صفحہ ۴ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

اعلان

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

میں مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی تمام جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے نام یہ اعلان کرتا ہوں کہ آج سے کراچی میں ایک صدر انجمن احمدیہ قائم کی جاتی ہے۔ میں اس صدر انجمن احمدیہ کو تمام پاکستان کی احمدیہ جماعتوں کے انتظام کا کامل طور پر مساوی حق دیتا ہوں۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں صدر انجمن احمدیہ رجسٹرڈ حال ربوہ کو بھی سلسلہ کے ان کاموں کے کرنے کا اختیار ہو گا جو جماعت نے اسکو سونپے ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کراچی کو بھی اختیار ہو گا۔ کہ وہ انہی دائروں میں کام کر سکے۔ میں تمام جماعت ہائے احمدیہ کو جو پاکستان کی کسی جگہ بھی واقع ہوں ہدایت کرتا ہوں کہ وہ آئندہ صدر انجمن احمدیہ کراچی کے ساتھ اسی طرح تعاون کریں جس طرح وہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ساتھ کر رہی ہیں۔ اور اگر کسی وقت صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور صدر انجمن احمدیہ کراچی کی ہدایات میں اختلاف نظر آئے تو وہ صدر انجمن احمدیہ کراچی کی ہدایات کو ترجیح دیں لیکن میرے اس حکم کے یہ معنے نہیں کہ جماعتیں اپنا چندہ بھی کراچی بھجوانا شروع کر دیں۔ چندے وہ حسب دستور سابق ربوہ ہی بھجواتے رہیں۔ سوائے اسکے کہ کسی ضرورت کیوجہ سے صدر انجمن احمدیہ کراچی کچھ حصہ چندہ کا کراچی بھیجنے کی ہدایت دے۔

میں یہ اعلان بھی کرتا ہوں کہ اگر کسی ضرورت کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ کراچی میری طرف سے ہدایت جاری کرنا ضروری سمجھے تو میری زندگی میں اسے یہ اختیار بھی حاصل ہو گا۔

میں یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ انسانی زندگی کا اعتبار نہیں ہوتا اگر ان ہدایات کے منسوخ کرنے سے پہلے میری وفات واقع ہو جائے تو بہتر ہو گا کہ آئندہ خلافت کا مقام عارضی طور پر رسمیا کراچی میں قائم کیا جائے کیونکہ وہ جگہ مرکزی ہے اور وہاں سے آسانی کے ساتھ بیرونی جماعتوں کے ساتھ تعلق قائم کیا جا سکتا ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جماعت اپنی دینی اصلاح اور چندوں کی ادائیگی اور وقف زندگی اور اشاعت اسلام اور تعلیم قرآن اور غربا پروری اور ہمدردی اور خدمت خلق اور اچھے اخلاق اور نیک نمونے پیش کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتی رہیگی۔ اور ان باتوں کو ایسی مضبوطی سے پکڑیگی کہ کوئی روک اسے ان مقاصد سے ہٹا نہ سکے۔

اے عزیزو! گھبرانے کی بات نہیں خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہے میں نے یہ ہدایات صرف کام کی سہولت کے لئے دی ہیں۔ کیونکہ خدا کا ہر کام انسان کے وجود سے مقدم ہے۔
واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار:- مرزا محمود احمد ۵۳/۴/۲۴

دو سوالوں کے جواب

(۱) دل کا چین کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟
(۲) فانی انسان پیدا کرنے کی غرض کیا ہے؟

ایک تعلیم یافتہ ہندو صاحب نے کچھ سوالات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف بھجوائے تھے۔ ان سوالات کا جو جواب دیا گیا تھا، ہم قارئین المصلح کی واقفیت کے لئے ذیل میں شائع کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۔ دل کا چین کس طرح حاصل کیا جائے؟

سوال نمبر ۲۔ اس فانی دنیا میں ایک فانی انسان پیدا کرنے کی غرض کیا ہے؟

جواب۔ درحقیقت یہ دونوں سوال ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور درحقیقت دوسرا سوال پہلا ہے، اور پہلا پچھلا ہے۔ اس لئے میں پہلے دوسرے سوال کو لیتا ہوں (پھر پہلے سوال کو لوں گا) جو یہ ہے کہ اس فانی دنیا میں فانی انسان کو کیوں پیدا کیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ دنیا تو فانی ہے۔ لیکن انسان ان معنوں میں فانی نہیں ہے جن معنوں میں لوگ سمجھتے ہیں۔ درحقیقت انسان کا اصل حصہ یعنی اس کی روح زندہ رہنے والی ہے۔ اور صرف جگہ بدلنے والی ہے۔ اور جگہیں تو انسان روز بدلتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق کوئی انسان ایسا نہیں جو کہ فنا ہونے والا ہو۔ تمام انسان مرنے کے بعد ایک اور دنیا میں جا کے بسیں گے جو کمزور ہوں گے۔ جن کی روحانیت نے ایسی طاقت نہیں پیدا کی ہوگی۔ کہ وہ خالق کل اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی اعلےٰ روحوں سے مل سکیں۔ اور ان کا فیض حاصل کر سکیں۔ وہ پہلے کچھ عرصہ تک ایسے مقام میں رکھے جائیں گے۔ جہاں ان کا روحانی علاج ہوگا۔ جسے قرآنی اصطلاح میں جہنم یا نار کہتے ہیں۔ جیسی جیسی ان کی بیماری ہوگی۔ اس کے مطابق چھوٹے یا لمبے عرصہ میں وہ تندرست ہو کر وہاں سے نکلنے آئیں گے۔ اور اس مقام کی طرف منتقل ہوتے چلے جائیں گے جس کو قرآنی اصطلاح میں جنت کہتے ہیں۔ اور جس میں خدا تعالےٰ کا دیدار اس کا قرب اور روحانی کمال حاصل ہوگا پس اس تشریح کی رو سے انسان فانی نہیں۔ اس فانی دنیا میں وہ تکمیل علم کے لئے آیا ہے جیسے مدرسوں کی جماعتیں تکمیل علم کے لئے ہوتی ہیں۔ کسی شخص کا عارضی طور پر سکول میں رہنا اس بات کی علامت نہیں کہ سکول فضول ہیں بلکہ اس بات کی علامت ہیں کہ طالب علم نے جو کچھ سیکھنا تھا سیکھ لیا۔ اب وہ اسے استعمال کرنے کے لئے دوسری زندگی میں داخل ہوگا۔ پس جو نسبت سکول کا زمانہ کام کرنے کی زندگی سے رکھتا ہے۔ وہی نسبت اس دنیا کی زندگی کو اگلے جہان کی زندگی سے ہے۔ اس دنیا کی زندگی کا ذنی ہونا ایک رحمت ہے عذاب نہیں پریشانی نہیں جس طرح سکول کی زندگی کا محدود ہونا عذاب نہیں پریشانی نہیں بلکہ رحمت ہے۔ اگر طالب علم ساری عمر سکول میں ہی بیٹھے رہتے۔ تو یہ کتنی خرابی کی بات ہوتی۔

پہلا سوال آپ کا یہ تھا کہ اطمینان دل کس طرح حاصل کیا جائے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اطمینان مراد کے حاصل ہونے سے ہوتا ہے۔ مثلاً آپ اندھیرے میں ہیں آپ نے کوئی کتاب پڑھنی ہے روشنی کی ضرورت ہے جب تک روشنی نہ ملے آپ کو گھبراہٹ رہے گی روشنی مل جائے گی تو اطمینان دل حاصل ہو جائیگا یا آپ کو بھوک لگی ہے جب تک کھانا نہیں ملتا آپ کو گھبراہٹ رہے گی۔ جب کھانا مل جائے گا۔ اور آپ کھانا کھا لیں گے۔ تو آپ کی گھبراہٹ دور ہو جائے گی۔ پس اطمینان دل دو ہی طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ یا ضرورتوں کے پورا ہو جانے سے یا اس بات کے سمجھ جانے سے کہ جسے میں ضرورت سمجھتا تھا۔ وہ ضرورت نہیں تھی مثلاً بچے بعض دفعہ کہانیاں سنکے پریوں اور جنوں کی ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں۔ یا جادو کے کرشمے دیکھنا چاہتے ہیں جب تک وہ ان چیزوں کو صحیح سمجھتے ہیں۔ ان کے ملنے کی تڑپ بھی ان کے دل میں رہتی ہے۔ اور نہ ملنے سے تکلیف بھی ہوتی ہے۔ لیکن جب بڑے ہو کر ان چیزوں کی حقیقت ان پر کھل جاتی ہے۔ تو نہ ملنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اور نہ نہ ملنے سے تکلیف۔ پس اطمینان قلب دو ہی طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ یا تو اس طرح کہ جو خواہش دل میں پیدا ہو پوری ہو جائے یا اس طرح کہ تمام فضول اور لغو خواہشوں سے دل ہٹ جائے۔ اور صرف ایسی خواہشات رہ جائیں۔ جو اچھی بھی ہوں اور حاصل بھی ہو سکیں۔ جب کوئی اس مقام پر پہنچ جائے تو اسے اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ ہم نے انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرے۔ اور پھر فرماتا ہے کہ جو لوگ اس مقصد کے لئے سچی کوشش کریں۔ ہم ذمہ دار ہیں کہ ان کو یہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ گویا قرآن اطمینان دل کی ذمہ داری لیتا ہے۔

پہلی آیت میں تو وہ یہ ہدایت دیتا ہے کہ انسان کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس دنیا میں میری پیدائش کسی اعلےٰ مقصد کے لئے ہے۔ اور وہ مقصد یہ ہے کہ صفات الٰہیہ میں اپنے اندر پیدا کر لوں۔ یا دوسرے لفظوں میں خدا تعالےٰ کے لئے آئینہ بن جاؤں۔ جس میں اس کی صورت نظر آئے۔ اور دوسری آیت میں یہ بتایا ہے کہ اس مقصد کے حاصل کرنے میں اگر سچی نیت سے کوئی شخص کوشش کرے گا تو میں اس کو ضرور کامیاب کرونگا ظاہر بات ہے، کہ اگر کوئی شخص یہ بات سمجھ جائے کہ میں فانی نہیں ہوں۔ اس لئے مجھے فانی چیزوں کی خواہش اتنی نہیں کرنی چاہیئے۔ صرف میرا جسم فانی ہے۔ اس کے لئے میں کچھ فانی چیزوں کے لئے کوشش کر لوں تو کر لوں۔ میری روح فانی نہیں ہے۔ اس کے لئے میں غیر فانی اخلاق کی جستجو کرونگا۔ اور پھر خدا کی مدد سے اس کی یہ جستجو پوری بھی ہو جائے۔ تو چونکہ اس کی تمنا پوری ہو جائے گی۔ اسے اطمینان قلب بھی حاصل ہو جائیگا لیکن اگر وہ بندر کی طرح درخت کی شاخوں پر ناچتا پھرے گا۔ اور اپنی لافانی ہستی کو بھول کر فانی جسم کے لئے فانی لذتوں کی تلاش میں لگا رہے گا۔ تو اتنی چیزوں کی خواہش اسے پیدا ہو جائے گی۔ کہ وہ اسے پورا کرنے کے قابل نہیں ہو سکے گا۔ اور ان چیزوں کی تلاش میں خدا تعالےٰ کی مدد بھی اسے حاصل نہیں ہوگی۔ اس لئے اس کی ناکامیوں کی تعداد کامیابیوں سے بڑھ جائیگی اور اطمینان دل حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض لوگ خدا تعالےٰ کی طرف سے دلی یکسوئی

Concentration of mind

کا کچھ حصہ پاتے ہیں۔ وہ لوگ کبھی کوئی سیاسی مقصد اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں۔ کبھی تعلیمی مقصد اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں۔ کبھی تمدنی مقصد اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں۔ اور متواتر کوششوں سے کچھ کامیابیاں بھی دیکھ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی ظاہری طور پر اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ اطمینان قلب ایسا ہی ہوتا ہے جیسے بچہ کو کھلونا مل جانے سے ہوتا ہے۔ ان کے اطمینان دل کی وجہ مقاصد عالیہ کا پورا ہونا نہیں ہوتا۔ بلکہ مقاصد عالیہ کو بھلا دینا ہوتا ہے۔ وہ فکری افیون کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کا دماغ انہیں فکری افیون کھلا دیتا ہے۔ اور وہ درد کی موجودگی میں اسکے احساس سے محروم ہو جاتے ہیں۔

لازمی چندوں کی ادائیگی ہر احمدی پر فرض ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے ہر فرد جماعت پر بعض ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک ذمہ واری یہ ہے۔ کہ اپنی آمد کا خاص حصہ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ ایک بڑا طبقہ اپنی ذمہ داری کو بطریق احسن پورا کر رہا ہے۔ لیکن کئی دوست ایسے ہیں جو سستی دکھاتے ہیں۔ یا بعض بالکل ادا نہیں کرتے۔ جس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ ایسے احباب جماعت کے ساتھ چلنے کو تیار نہیں۔ کیونکہ جماعت کے ساتھ چلنے کے لئے جس قربانی کی ضرورت ہے اس میں وہ حصہ نہیں لیتے۔ مؤخر الذکر احباب کے لئے قانون یہ ہے۔ کہ ان کو ہر طرح سے اور ہر ممکن ذریعہ سے ترغیب دی جائے۔ کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ اگر وہ پوری شرح سے چندہ دینے سے واقعی معذور ہوں تو اپنی معذوری بیان کر کے کم شرح سے چندہ دینے کی منظوری حاصل کریں۔ لیکن اگر باوجود ہر قسم کی کوشش کے اپنی اصلاح کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو ان کی رپورٹ نظارت امور عامہ میں کی جائے۔ اور نظارت بیت المال کو اس کی اطلاع دی جائے۔

اس ضمن میں یہ امر واضح رہے کہ اس قسم کے نادہندوں کی رپورٹ کرنا عہدیداران جماعت کا فرض ہے۔ اور اگر وہ اس میں کوتاہی کریں۔ تو وہ ایسے افراد کے بجٹ کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا کی اہمیت اور اسکی قبولیت کے طریق

نماز برائیوں سے روکتی ہے

"اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ

یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے۔ یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا۔ اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا۔ باوجودیکہ معنی وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے۔ کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے۔ جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے۔ اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے"۔ (ملفوظات ص ۱۵۷)

خدا کا وصال نماز سے حاصل ہوتا ہے

"مفہوم لا الٰہ الا اللہ کے سننے کے بعد نماز کی طرف توجہ کرو۔ جس کی پابندی کے واسطے بار بار قرآن شریف میں تاکید کی گئی ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ فرمایا گیا ہے کہ وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ۔ ویل (افسوس) ہے ان نمازیوں کے لئے جو کہ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سو سمجھنا چاہیئے کہ نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان علاقی کے وقت درد اور رقت کے ساتھ اپنے خدا کے حضور میں کرتا ہے۔ کہ اس کو لقاء اور وصال ہو۔ کیونکہ جب تک خدا کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک وہ خود وصال عطا نہ کرے۔ کوئی وصال کو حاصل نہیں کر سکتا۔ طرح طرح کے طوق قسما قسم کے زنجیر انسان کی گردن میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ بہتیرا چاہتا ہے کہ یہ دور ہو جاویں۔ بار جود انسان کی خواہش کے کہ وہ پاک ہو جاوے۔ نفس لوّامہ کی لغزشیں ہو ہی جاتی ہیں گناہوں سے پاک کرنا خدا کا کام ہے۔ اس کے سوا کوئی طاقت نہیں جو زور کے ساتھ تمہیں پاک کر دے پس پاک خیالات کے پیدا کرنے کے واسطے نماز رکھی ہے"۔ دیکھو (ملفوظات [illegible])

دعا مانگنا قانون قدرت کے عین مطابق ہے

"دعاء مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے عین مطابق ہے مثلاً عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے۔ تو ماں کسقدر بیقرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر گر پڑتا ہے۔ اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کیساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے۔ اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے۔ تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔ اسلئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے (ملفوظات [illegible])

نماز اور دعاء

"پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تاکہ اولاً وہ ایک عادتِ راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آجاتا ہے۔ جبکہ انقطاعِ کلی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذت کا وارث ہو جاتا ہے"۔ (ملفوظات ص ۱۵۹ و ۱۶۰)

دعا سے کیا ملتا ہے

"اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارہ میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالیٰ سے کلام کرتے ہیں جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق و صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے"۔ (الحکم جلد ۳ نمبر ۳ ۲۳ر جنوری ۱۸۹۹ء)

دعا کیونکر قبول ہوتی ہے

"اگرچہ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (مجھے پکارو میں تمہاری سنوں گا) فرمایا اور کہا گیا ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (جب پکارنے والا مجھے پکارے تو اس کی پکار کو میں قبول کرتا ہوں) اور قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور وہ بہت ہی قریب ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعاء کی جائے تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی صرف ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے میں نے بہت سے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہ ہوا۔ اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا...... اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے۔ جو قبولیت دعا کے واسطے ضروری ہیں"۔ (ملفوظات ص ۲۹۹)

متقیوں کی بعض دعاؤں کے پورا نہ ہونے کی وجہ

"بعض لوگ جو متقی ہوتے ہیں۔ بظاہر ان کی بعض دعائیں ان کے حسب منشاء پوری نہیں ہوتی ہیں۔ یہ کیوں ہوتا ہے جو یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ ان لوگوں کی کوئی بھی دعاء درحقیقت ضائع نہیں جاتی۔ لیکن چونکہ انسان عالم الغیب نہیں ہے اور وہ نہیں جانتا۔ کہ اس دعا کے نتائج اس کے حق میں کیا اثر پیدا کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کمال شفقت اور مہربانی سے اس دعا کو اپنے بندے کے لئے اس صورت میں منتقل کر دیتا ہے جو اس کے واسطے مفید اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ جیسے ایک نادان بچہ سانپ کو ایک خوبصورت اور نرم شے سمجھ کر پکڑنے کی جرأت کرے یا آگ کو روشن دیکھ کر اپنی ماں سے مانگ بیٹھے۔ تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہ ماں۔ خواہ وہ کیسی ہی نادان سے نادان کیوں نہ ہو کبھی پسند کریگی کہ اس کا بچہ سانپ کو پکڑے یا اپنی خواہش کے موافق آگ کا ایک روشن کوئلہ اس کے ہاتھ پر رکھ دے؟ ہرگز نہیں کیونکہ وہ جانتی ہے۔ کہ یہ اس کی زندگی کو گزند پہنچائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب اور عالم الکل ہے اور مہربان ماں سے بھی زیادہ رحیم و کریم ہے۔ اور ماں کے دل میں بھی یہ رافت اور محبت اسی نے ڈالی ہے۔ وہ کیونکر گوارہ کر سکتا ہے کہ اگر اس کا بندہ اپنی کمزوری اور غلطی اور ناواقفی کی وجہ سے کسی ایسی چیز کے لئے دعا کر بیٹھے۔ جو اس کے حق میں مضرت بخش ہے تو وہ اس کو فی الفور منظور کرلے؟ نہیں بلکہ وہ اس کو رد کر دیتا ہے۔ اور اسکی بجائے اس سے بھی بہتر اس کو عطا کرتا ہے اور وہ یقیناً سمجھ لیتا ہے کہ یہ میری فلاں دعا کا اثر اور نتیجہ ہے۔ اپنی غلطی کی بھی اس کو اطلاع ملتی ہے پس یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ متقیوں کی بھی بعض دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں۔ ان کی تو ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ ہاں اگر وہ اپنی کمزوری اور نادانی کی وجہ سے کوئی ایسی دعا کر بیٹھیں۔ جو ان کے لئے عمدہ نتائج پیدا کرنے والی نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے بارہ میں ان کو وہ چیز عطاء کرتا ہے۔ جو ان کی شے مطلوبہ کا نعم البدل ہو"۔ (ملفوظات ص ۱۰۰ و ۱۰۱)

دُعا میں سستی کرنیوالا بھی متکبر ہے

"ایسا ہی وہ شخص جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کرکے دعاء مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا وہ منہ پھیر لیتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔

اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اسنے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔

اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔

سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ خدا کی طرف جھکو اور جسقدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جسقدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تاتم پر رحم ہو"

(نزول المسیح ص ۲۴/۲۵)

دعائے مغفرت

میرے خالو نصیر الحق صاحب۔ ایم۔ او۔ ڈی۔ سی۔ ڈرگ روڈ مورخہ ۱۵ر اپریل کو بوجہ حرکت قلب بند ہونے کے اچانک فوت ہو گئے احباب انکی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرماویں

خاکسار خالد لطیف گوندیار کراچی

تحریک جدید کے چندہ میں اضافہ ہر وقت کیا جاسکتا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میں ان سب کو جو اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ یا حصہ لے سکتے ہیں خدا تعالیٰ کے دین کی طرف بلاتا ہوں۔ اور مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک میں پہلے تمام سالوں سے بڑھ کر حصہ لیں۔"

"اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جماعت کے مخلصین اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندوں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیا کرتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان کا چندہ ہمیشہ بڑھے مگر یہ سال چونکہ پہلے دور کا آخری سال ہے۔ اس لئے میری خواہش ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے دلوں میں اخلاص رکھتے۔ اور خدا تعالیٰ کے دین کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ اس سال ایسی نمایاں قربانی کریں۔ جو اس سے پہلے سلسلہ اور اسلام کے لئے کبھی نہ کی ہو۔"

حضور نے خود بھی انیسویں سال میں غیر معمولی قربانی کا نمونہ پیش کیا ہے۔

اب چونکہ دور اول کا انیسواں سال آخری سال ہے۔ تو آئندہ ہر سال ہم چندے دیں گے۔ مگر اس کمی کو نہ صرف پورا کرنا بلکہ نمایاں اضافہ میں تبدیل کرنا بھی جماعت کے مخلصین کا کام ہے۔ پس وہ احباب جو دلوں میں اخلاص اور سلسلہ کا درد رکھتے ہیں۔ وہ اگر وعدہ کر کے ادا کر چکے ہیں۔ یا وعدہ کر دیا ہے۔ وہ اپنی توفیق کے مطابق اضافہ کریں۔

یاد رکھئے مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ دور اول کے ان مخلصین کے نام معہ ان کی انیس سالہ اشاعت اسلام کے لئے دی ہوئی مدد کے ایک رسالہ میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

امرائے جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گذارش

(از مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی)

برادران کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ سے یہ امر مخفی نہ ہوگا۔ کہ خدام الاحمدیہ کراچی نے ایک پندرہ روزہ اخبار المصلح نوجوانوں کی تربیت اور اصلاح نیز حقیقی اسلام کی تعلیم کی نشرو اشاعت کی غرض سے جاری کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ اخبار پندرہ روزہ سے ہفتہ وار اور ہفتہ وار سے روزانہ اخبار ہوا۔ اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ نہایت باقاعدگی اور عمدگی کے ساتھ اپنے فرائض کو سر انجام دے رہا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ موجودہ دور میں یہی ایک اخبار ہے۔ جو سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت پوری کر رہا ہے۔ اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کو زبردست براہین اور مشاہدات سے روز روشن کی طرح ثابت کر رہا ہے ضرورت ہے کہ جماعتہائے احمدیہ اسکی اشاعت کی طرف کماحقہٗ توجہ دیں ورنہ موجودہ دور میں کہ کاغذ وغیرہ کی سخت دقتیں درپیش ہیں پرچہ کو شدید خسارہ کا اندیشہ ہے غالباً احباب کو اس اخبار کی اہمیت کا علم نہیں ہوا ورنہ یہ باور نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی صاحب استطاعت احمدی موجودہ حالات میں اسکی اہمیت اور ضرورت کا احساس رکھتے ہوئے اسکی خریداری کیطرف سے غافل ہو سکتا ہے۔ اسلئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ امراء جماعتہائے کی خدمت میں گذارش کروں کہ وہ مہربانی فرما کر ذاتی دلچسپی لیکر جماعتوں میں المصلح کی خریداری کے لئے پر زور تحریک فرمائیں اور انہیں ذہن نشین کرائیں کہ موجودہ دور میں سلسلہ کے حالات سے باخبر رہنے کے لئے یہی ایک اخبار ہے۔ جس کی خریداری نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی کوششوں میں برکت دے۔ آپ کی اطلاع کیلئے روزنامہ کا چندہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اسکی رقوم منیجر روزنامہ المصلح میگزین لین کراچی ۳ کے نام بھجوائی جائیں اور انتظامی امور کیلئے بھی اسی پتہ کو استعمال کیا جائے۔ چندہ سالانہ ۲۴/- ششماہی ۱۳/- سہ ماہی ۷/- ماہوار ۲/۱۲ بیرون پاکستان و ہندوستان سے ۳۱ سالانہ ہندوستان سے ہندوستانی سکہ میں ۳۳/- روپے سالانہ ہفتہ وار نمبر ۶/- روپے سالانہ

شریعت جب ہے کامل، دیں جواں ہے کملی والے کا

زمیں ہے کملی والے کی زماں ہے کملی والے کا
ابد تک سکہ عالم میں رواں ہے کملی والے کا

نئے دیں کی ضرورت کیا ہے؟ اے نادان بتا مجھکو
شریعت جب ہے کامل، دیں جواں ہے کملی والے کا

رہی تجدید دیں، سو کیا ضرورت ہمکو غیروں کی
کہ خود دریا نبوت کا رواں ہے کملی والے کا

خدا نوری بشر خاکی تو پھر یہ جوڑ کیسا معنی؟
مگر دیکھو تو! رشتہ درمیاں ہے کملی والے کا

پئے تعظیم جس در پہ ملائک آتے رہتے ہیں
زمانے میں فقط وہ آستاں ہے کملی والے کا

ارے یہ حسن تو دیکھو! چھپا ہے کس کی آنکھوں میں
کہ عاشق خود خدائے "کن فکاں" ہے کملی والے کا

خدا یکتا، لہٰذا اس کا محبوب ازل یکتا
کوئی ثانی زمانے میں کہاں ہے کملی والے کا

نہیں رو کے سے رکنے کا اگرچہ سب جہاں روکے
مسیحا کا یہ لشکر کارواں ہے کملی والے کا

نہ لرزے کیوں جہانِ کفر اس کی ضرب کاری سے
ظفر گو ناتواں ہے پر جواں ہے کملی والے کا

(نذیر احمد ظفر)

تارکِ زکوٰۃ کا انجام قیامت کے دن

جو شخص باوجود صاحب نصاب ہونے کے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ نہ صرف یہ کہ دنیا میں وہ رضاء الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔ اور اپنے اموال میں بے برکتی پیدا کرتا ہے۔ بلکہ قیامت کے دن اس کا انجام نہایت عبرتناک ہوگا۔ اور مرنے کے بعد اس کی حالت بہت زبوں ہوگی۔ حدیث شریف میں جو اس کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اس کو پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس صاحب مال نے اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا نہ کی ہوگی۔ اس کے مال کو جہنم کی آگ پر گرم کیا جائے گا۔ پھر اس کی تختیاں بنا کر ان کے ذریعہ سے اس کے پہلوؤں پر داغ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ کرے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پھر اس سزا کے بعد غور کرے گا۔ کہ آیا اس کو اب دوسرے اعمال کے لحاظ سے جنت میں داخل کیا جائے یا جہنم میں۔

پس ایسے احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحب نصاب بنایا ہے۔ وہ مطابق شریعت اسلامیہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سے سرخروئی حاصل کریں۔

زکوٰۃ ان پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا۔

اسلام ہرگز جارحانہ مذہب نہیں ہے

دشمنانِ اسلام کے غلط الزام کی تردید

دشمنانِ اسلام اسلام پر جو جھوٹے الزامات عائد کیا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اسلام بزورِ شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ محض افتراء ہے۔ اور اس میں رائی بھر بھی سچائی نہیں۔ قرآن شریف ایسے گندے طریق کو ایک جرم قرار دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ (النحل) پھر سورۃ عنکبوت میں فرمایا۔ ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن۔ ان آیات میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ اہل کتاب اور دوسروں سے بہت نرمی سے بحث کرو۔ اور احسن طریق سے ان سے گفتگو کرو۔ کوئی لڑائی جھگڑے والی بات تمہارے درمیان پیدا نہ ہو۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ الخ یعنی ان کو گالیاں مت دو۔ جو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے بتوں کو پکارتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ لا اکراہ فی الدین۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ تمام کتب مقدسہ میں سے صرف قرآن شریف ہی ایسی کتاب ہے۔ جس پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ اس نے اپنے پیروؤں کو مذہب کے پھیلانے کے لئے جبر و اکراہ کا حکم دیا۔ حالانکہ قرآن شریف میں ہی سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا گیا ہے۔ کہ نبی اور اس کے متبعین کو لازم ہے۔ کہ وہ لوگوں کی مرضی پر اسلام کی قبولیت کو چھوڑ دیں۔ چنانچہ فرمایا۔ ان ھذہ تذکرۃ فمن شآء اتخذ الی ربہ سبیلا۔ یہ نصیحت ہے۔ پس جو چاہے۔ اپنے رب کی راہ اختیار کرے۔ اسی طرح فرمایا۔ کلا انھا تذکرۃ فمن شآء ذکرہ۔ ہرگز نہیں یہ قرآن شریف تو ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اس سے فائدہ اٹھائے۔

قل الحق من ربکم فمن شآء فلیؤمن ومن شآء فلیکفر۔ تو کہہ دے یہ حق ہے۔ تمہارے رب کی طرف سے پس جو چاہے اس کو مانے اور جو چاہے نہ مانے۔

من اھتدیٰ فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیھا۔ ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ یعنی جو ہدایت پاگیا۔ وہ اپنی جان کو ہی فائدہ پہنچائے گا۔ اور جو سیدھے راہ سے دور چلا گیا۔ اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کے بوجھ کو نہیں اٹھائے گا۔

ان کے علاوہ بھی بہت سی آیات قرآن مجید میں موجود ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ نے بجائے اس کے کہ مومنوں کو یہ حکم دیا ہو۔ کہ اسلام کو تلوار سے پھیلاؤ۔ یہ حکم دیا ہے۔ کہ اسلام قبول کرنا لوگوں کی اپنی مرضی پر ہے۔ قرآن شریف تو یہاں تک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے۔ کہ آپؐ کا فرض صرف پیغام الٰہی پہنچا دینا ہے۔ کسی سے زبردستی منوانا نہیں۔ جیسے فرمایا۔ ما علی الرسول الا البلاغ۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ صرف خالص ایمان ہی قبول کرتا ہے۔ اور خالص ایمان کبھی جبر سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جبر سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نفاق کو بہت ہی ناپسند کرتا ہے۔ فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ منافق نچلے درجہ دوزخ میں ہوں گے۔

اس کے علاوہ قرآن کریم کا کوئی صفحہ بغور پڑھ کر دیکھ لیں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ خالص ایمان ہی اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے۔ جو آدمی اپنی مرضی کے خلاف کسی اعتقاد کو مانے گا۔ وہ تو منافق ہے۔ اور منافق کے متعلق کئی جگہ صاف حکم ہے۔ کہ اس کا ایمان قابلِ قبول نہیں۔ بلکہ ولا تصل علیٰ احد منھم مات ابدا ولا تقم علیٰ قبرہٖ احدًا (توبہ) کا حکم ہے۔ کہ نہ ان کا جنازہ پڑھو۔ اور نہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کرو۔ پھر فرماتا ہے۔ لیس علیک ھدٰھم ولکن اللہ یھدی من یشآء (بقرہ ع ۳۷) تجھ پر ان کی ہدایت فرض نہیں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

ایسے ہی الفاظ صحابہ رضؓ کو فرمائے گئے ہیں۔ کہ یا ایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم اے ایمان والو تم اپنا خیال رکھو۔ تم کو کوئی گمراہ ضرر نہیں دے سکے گا۔ جب کہ تم خود ہدایت پر ہوگے۔ پھر اسلام کا لفظ ہی جس کے معنی اللہ تعالیٰ کے احکام کے آگے گردن ڈال دینا۔ اور اپنی مرضی کو اس کی مرضی پر چھوڑ دینا ہے۔ صاف طور سے اس اعتراض کی تردید کرتا ہے کہ جو دشمنانِ اسلام کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر بڑی دلیل جو عیسائی اور آریہ پیش کیا کرتے ہیں یہ ہے کہ قرآن کریم میں ایسی آیات موجود ہیں جو کفار سے جنگ کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسی آیات موجود ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ ان میں جس جنگ کی اجازت دی گئی ہے وہ جارحانہ ہے۔ یا مدافعانہ۔ اگر جارحانہ ہے۔ تب تو اعتراض ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر مدافعانہ ہے تو حق مدافعت کسی صورت میں بھی سلب نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ جو شخص اس حق کو چھینتا ہے۔ وہ احمق اور بیوقوف قرار دیا جاتا ہے۔ اب یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ کفارِ مکہ کے ظلم سے تنگ آ کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان اپنے عزیز وطن کو خیرباد کہہ کر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ ابھی سال بھی نہ گذرا تھا۔ کہ دشمن کی متفقہ فوج مکہ سے اس لئے روانہ ہوئی۔ کہ مدینہ جا کر وہ تمام مسلمانوں کا کام تمام کر لے۔ ایسے نازک وقت میں کیا خدا ان کو دفاع کی اجازت نہ دیتا۔ یقیناً ہر عاقل کہے گا کہ ایسے موقعہ پر دفاع کی اجازت دینا نہایت ضروری تھا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (البقرہ ۲۴ ع) اللہ کی راہ میں لڑو۔ ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں۔ اور زیادتی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر سورۃ مائدہ ۲ ع و مائدہ ۱ ع و حم سجدہ ۵ ع و توبہ ۱ ع وغیرہم کئی جگہ پر جارحانہ جنگ کرنے سے منع کیا گیا ہے ہاں دفاعی جنگ جائز ہے۔

یہاں تک فرمایا۔ من قتل نفسًا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعًا ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعًا (مائدہ ۵ ع) کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کی جان محض اس کے برے عقائد کی وجہ سے لینے کی اجازت نہیں۔ اور جو ایسا کرتا ہے۔ گویا وہ تمام جہان کو قتل کرتا ہے۔ اور جو کوئی کسی نفس کی جان بچاتا ہے۔ گویا وہ تمام جہان کو بچاتا ہے الغرض اسلام کی اشاعت بذریعہ شمشیر نہیں ہوئی۔ ہاں اگر تلوار اٹھانے والوں کے مقابلہ میں تلوار نہ اٹھائی جاتی۔ اور ان کو روکا نہ جاتا۔ تو یہ بھی غلطی ہوتی۔ اور وہ اسلام کے نام کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتے۔ (ماخوذ)

تنظیم انصار اللہ کی غرض

مکرم قائد صاحب انصار اللہ مرکزیہ یہ تحریر فرماتے ہیں:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جماعت کے وہ احباب جو ۴۰ سال کی عمر کے ہو چکے ہیں ان کے لئے مجلس انصار اللہ قائم کی گئی ہے۔ اس تنظیم کی غرض یہ تھی۔ کہ انصار اللہ کے ممبران نیکی اور تقویٰ اور نماز باجماعت اور اصلاحی اخلاق میں اعلیٰ نمونہ قائم کریں۔ اور خدام کے پیشرو ہونے کی وجہ سے ہر معاملہ میں ان کے لئے رہنما بنیں۔ اور اس طرح اصلاحِ نفس اور اصلاحِ قوم کا موجب ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم (سورہ محمد) "کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کے دین کی مدد کرو گے۔ تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ پس اس مختصر نوٹ کے ذریعہ مجالس انصار اللہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ انصار اللہ کی تنظیم کی غرض کو سمجھیں۔ اور اس کے مطابق عمل کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے علاوہ اس کی نصرت کے مورد بنیں۔

مصباح ہر احمدی گھرانہ میں پہنچنا ضروری ہے

اس لئے کہ

(۱) اس میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ درس قرآن شامل ہوتا ہے۔

(۲) اس میں سلسلہ کے جید علماء اور پڑھی لکھی بہنوں کے مضامین شامل ہوتے ہیں۔ (۳) عورت کے متعلق اسلامی احکام کو واضح کیا جاتا ہے۔ (۴) مذہبی۔ معاشرتی اور تمدنی معلومات پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے موجودہ مسموم فضا میں ہر احمدی بہن کو آگاہ ہونا ضروری ہے۔ پس آپ کی خریداری میں تعاون فرمائیں۔ خود خریدار بنیں اور دوسروں کو خریدار بنائیں

کارپوریشن کے انتخاب میں ووٹنگ کا طریقہ میونسپل کمشنر ہاورڈ کی تقریر

کراچی ۲۲ اپریل۔ میونسپل کمشنر مسٹر ہاورڈ نے ریڈیو پاکستان سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات کے پہلے روز یعنی ۲۴ اپریل جمعہ کو شہر کے ۲۰ وارڈوں میں پولنگ ہوگا جس میں مرد اور عورت دونوں کو اپنے ووٹ ڈالنا ہوں گے۔ البتہ اگلے روز یعنی ۲۵ اپریل کو صرف خواتین کا حلقہ ہے۔ اس لئے ۳ زنانہ نشستوں کے لئے صرف خاتون رائے دہندگان حصہ لیں گی اس طرح عورتوں کو جمعہ اور ہفتہ دونوں دن ووٹ دینا ہوں گے مجھے افسوس ہے کہ خواتین کو دو دو بار ووٹ دینے کی زحمت کرنی ہوگی۔ لیکن انتظامی دشواریوں کی وجہ سے خواتین اور عام نشستوں کا انتخاب ایک ہی دن ممکن نہ تھا۔ پولنگ ہر روز صبح ۸ بجے سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک اور پھر ۲ بجے سے شام کے ۵ بجے تک ہوگا۔

وزیر اعظم کی پریس کانفرنس (بقیہ صفحہ ۱)

مسئلہ کشمیر پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا میری حکومت اس مسئلہ کو پر امن طریقے سے حل کرنے کی پوری کوشش کرے گی۔ آپ نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ اس سلسلہ میں اب تک جو کیا بھی جا چکا ہے۔ پاکستانی روپے کی قیمت کم کرنے کی افواہوں کو آپ نے محض قیاس آرائی سے تعبیر کیا۔ پاکستان مسلم لیگ کی صدارت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا آج سے چار سال قبل جب میں پاکستان سے باہر گیا تھا۔ تو اس وقت میں اسی خیال کا حامی تھا کہ وزارت عظمیٰ اور پاکستان مسلم لیگ کی صدارت کو اکٹھا نہیں کرنا چاہیے میں اب بھی یہی بہتر سمجھتا ہوں کہ اگر مسلم لیگ کی صدارت کا بار کوئی اور شخص سنبھالنے کے لئے تیار ہو تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر فرماتے ہیں :۔

(۱) کل مجالس کی طرف سے چندوں کی ترسیل میں بہت کمی ہو رہی ہے۔ قائدین توجہ فرمائیں اور چندے جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(۲) شوریٰ خدام الاحمدیہ ۱۹۵۲ء کے فیصلہ کے مطابق مالی رجسٹروں کے فارم کے نمونے مرکز کی طرف سے جملہ مجالس کو بھجوا دئیے گئے ہیں ....

...... ہر مجلس اپنے حسابات کو ان کے مطابق رجسٹر فارم میں درج کرے۔ اور ماہوار ایک رپورٹ معہ گوشوارہ آمد و خرچ مرکز میں بھجوائے۔

(۳) بعض مجالس اور خریداروں کی طرف سے رسالہ خالد کا چندہ ابھی تک نہیں بھجوایا گیا۔ وہ جلد توجہ دیں۔ نیز خالد کی اشاعت بڑھانے کے لئے خاص کوشش کر کے خریدار مہیا کریں۔

(۴) خالد ماہ مارچ و اپریل ۱۹۵۳ء چھپ کر تمام مجالس اور خریداروں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی خریدار کو پرچہ نہ ملا ہو۔ تو دفتر میں اطلاع دے کر پرچہ منگوا لیں۔

(۵) خدام الاحمدیہ کا سالانہ امتحان کا پروگرام خالد ماہ مارچ ۱۹۵۳ء میں شائع ہو چکا ہے قائدین اس کو اچھی طرح سے پڑھ لیں۔ اور اس کے مطابق مقامی پروگرام بنا کر اس پر عمل کریں ماہوار اپنی رپورٹ دفتر میں بھجوائیں۔

راجہ غضنفر علی خان آج کراچی پہنچ جائیں گے

لاہور ۲۲ اپریل۔ پاکستان کے سفیر متعینہ ترکی راجہ غضنفر علی خان تازہ ترین اطلاع کے مطابق ۱۵ اپریل کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔ امید ہے آپ ترکی سے ۲۳ اپریل کو کراچی پہنچ جائیں گے۔

حکومت نے بڑھتی ہوئی گرانی کو روکنے کیلئے سخت ترین کاروائی کرنے کا تہیہ کر لیا

کراچی ۲۲ اپریل۔ پاکستان میں اشیاء ضروری کی قیمتوں کے کنٹرولر جنرل مسٹر این۔ ایم خان نے آج اعلان کیا۔ کہ حکومت نے ضروری اشیاء کی قیمتوں میں ضرورت سے زیادہ اضافہ کے خلاف سخت ترین کارروائی کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ ایک پریس کانفرنس میں آپ نے کہا۔ کہ حکومت ضروری اشیاء کی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کا غور سے جائزہ لے رہی ہے۔ اور اگر ضرورت پڑی تو وہ فوراً مداخلت کرے گی۔ آپ نے کہا۔ کہ جب سے کھلا عام لائسنس منسوخ ہوا بیشتر اشیاء خاص طور پر روز مرہ زندگی کیلئے ضروری اشیاء کی قیمتیں برابر چڑھتی جا رہی ہیں۔ اور حکومت چاہتی ہے۔ کہ قیمتیں ایک خاص سطح سے بلند نہ ہوں۔ لیکن چونکہ کنٹرول کا کام موثر طور پر کرنے کے لئے حکومت کے پاس کوئی منظم ادارہ نہ تھا۔ اس لئے حکومت پرائس کنٹرول کے معاملہ میں کوئی سخت قدم اٹھانے سے ہچکچا رہی تھی۔ اشیاء کی تقسیم کا ادارہ قائم ہو رہا ہے۔ اور کام مکمل ہوتے ہی پرائس کنٹرول کا کام پوری شدت سے شروع ہو جائیگا مسٹر خان نے اس بات پر خاص زور دیا۔ کہ جن اشیاء پر کنٹرول کیا جائے ان کی تقسیم بہت مناسب ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ کہ بہترین تقسیم کے انتظامات کے بغیر کسی چیز کی قیمت کو کنٹرول کرنا بیکار ثابت ہوگا۔ سوت کی قیمتوں کے کنٹرول اور تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے پرائس کنٹرولر جنرل نے کہا۔ کہ ملک میں سوت کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ لہذا اس وقت سوت کی مہنگائی کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ حکومت عنقریب سوت کی کنٹرول پرائس (قیمت) کا اعلان کر دیگی۔ ابھی تقسیم کے انتظامات مکمل نہیں ہوئے۔ تاہم حکومت امداد باہمی کے اداروں کے ذریعے تقسیم کا کام کرنے کو ترجیح دیگی۔ پنجاب میں سوت کی تقسیم کے لئے صوبائی ادارہ امداد باہمی کے رجسٹرار سے معاملہ طے ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر تقسیم کا کام ایمانداری سے ہو۔ اور رشوت ستانی اور بے ایمانی نہ ہو۔ تو بلیک مارکیٹ کو ختم کرنا اور قیمتوں کے کنٹرول کو کامیاب بنانا بہت آسان ہے۔

وزیر اعظم کی صدارت میں کابینہ کا جلسہ

کراچی ۲۲ اپریل۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج صبح اپنے دفتر میں مرکزی کابینہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد میں انہوں نے مسٹر صلاح الدین۔ مسٹر اورنگ زیب خاں۔ مسٹر گزدر۔ مسٹر محمد ایوب کھوڑو۔ اور دوسرے لوگوں سے ملاقات کی۔

تمام پاکستانیوں کے نام بھارت کی طرف سے دوستی اور خیر سگالی کا پیغام

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ بھارت کے وزیر داخلہ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو نے کل رات پاکستان کے وزیر مہاجرین و نشر و اطلاعات مسٹر شعیب قریشی سے کہا۔ کہ وہ پاکستانیوں کو تمام بھارتیوں کی طرف سے محبت اور برادرانہ خیر سگالی کا پیغام پہنچا دیں۔ مسٹر شعیب قریشی یوم اقبال کے اس مشاعرہ میں موجود تھے۔ جو پاکستان ہائی کمیشن میں ہوا اور جس کا افتتاح ڈاکٹر کاٹجو نے کیا تھا۔ مسٹر قریشی نے جواب دیا۔ کہ پاکستان اور بھارت کی نجات اسی میں ہے۔ کہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کریں۔ اور دوستانہ تعلقات قائم رکھیں۔

پاکستان کی نئی کابینہ پر نیویارک ہیرلڈ ٹریبون کا تبصرہ

واشنگٹن ۲۲ اپریل۔ نیویارک ہیرلڈ ٹریبون نے اپنے ۲۰ اپریل کے اداریہ میں پاکستان کی نئی کابینہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ چاہے یہ ہندوستان کے نام سے یا وزیر اعظم نہرو کی پروقار شخصیت سے یا ان دونوں سے عرصہ تک آشنا رہنے کا نتیجہ ہے۔ لیکن امریکہ کا رجحان یہی رہا ہے۔ کہ پاکستان کے مقابلہ میں ہندوستان پر توجہ مرکوز کی جائے۔ لیکن اس اسلامی مملکت میں موجودہ بحران کے مدنظر اس رویہ میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ پاکستان شدید غذائی قلت کا شکار ہے۔ جس کے نتیجہ میں ملک کے اندر بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ اور ہندوستان سے تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں۔ خواجہ ناظم الدین کی کابینہ ختم ہو گئی۔ اور ان کی بجائے مسٹر محمد علی نے جو پہلے امریکہ میں پاکستان کے سفیر تھے۔ کابینہ بنائی ہے۔ نئے وزیر اعظم جو لائق اور ترقی پسند ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے ملک کے بے شمار مسائل کو مستعدی سے حل کرنے کا وعدہ کیا ہے بجا طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ لیکن پاکستان کو قحط کے خطرہ سے بچانے کے لئے امریکہ سے محض میٹھے الفاظ ہی نہیں بلکہ کچھ اور بھی چاہیئے۔ طویل خشک سالی کے باعث فصلیں ناکام ہو گئیں اور پاکستان پریشانی میں مبتلا ہو گیا۔ اس کے نتیجہ میں پنجاب کے ان "پانچ دریاؤں" پر جو پاکستان کے اقتصادی نظام کے لئے لازمی ہیں۔ پاکستان کا ہندوستان سے تنازعہ اور بڑھ گیا کیونکہ ان دریاؤں کے منبع ہندوستانی علاقہ میں ہیں۔ اگر پاکستان میں انتشار پھیل گیا۔ تو اسکی ہندوستان سے جنگ ہو جانے کا کافی امکان ہے۔ اگر یہ جنگ نہ بھی ہوئی۔ تب بھی ایک ایسا علاقہ جو حربیاتی لحاظ سے بہت اہم ہے۔ خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اس کے علاوہ محض انسانیت کا بھی یہ تقاضا ہے۔ کہ امریکہ کے افسر پاکستان کی ضروریات پر فوری توجہ دیں۔ مسٹر ڈلیز جب دنیا کے اس حصہ کا دورہ کریں گے۔ تو اس وقت اس دوست ملک میں جو زبردست مشکلات سے نبرد آزما ہے۔ تعمیری کام کرنے کا اچھا موقعہ ہوگا۔ ایک مستحکم اور دانشمندانہ عالمی نظام کے لئے امریکہ کا گیہوں زبردست ہتھیار ہو سکتا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کی کشیدگی کم کرنے میں امریکہ کا مشورہ کافی مفید ہوگا۔ پھر سب سے زیادہ یہ کہ اس ہنگامی صورت حال میں امریکہ کی ہمدردی اور مفاہمت پاکستانی باشندوں کے لئے سب سے زیادہ اہم ہو سکتی ہے۔

کارپوریشن کے انتخابات روکنے کے لئے حکم امتناعی

لندن ۲۲ اپریل۔ کراچی جناح عوامی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر منظور الحق نے اپنے کاغذات نامزدگی مسترد کر دیئے جانے پر سندھ چیف کورٹ میں کراچی میونسپل کارپوریشن کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ دعویٰ میں یہ درخواست کی گئی ہے۔ کہ میونسپل انتخابات کو روکنے کے لئے حکم امتناعی جاری کیا جائے۔ سندھ چیف کورٹ کے جج مسٹر جسٹس انعام اللہ نے میونسپل کمشنر کے نام نوٹس جاری کر دیا ہے۔ اور سماعت کے لئے ۲۳ اپریل کا دن مقرر کیا ہے۔

کیا چرچل ماسکو جائیں گے؟

لندن ۲۲ اپریل۔ سرکاری حلقوں نے ابھی تک اس خبر کی تردید کی ہے نہ تائید۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل روس کے نئے وزیر اعظم مالنکوف سے غیر رسمی بات چیت کرنے کے لئے ماسکو جا رہے ہیں۔ "اوبزرور نیوز" کی اطلاع ہے۔ کہ چرچل کا دورہ ماسکو غیر سرکاری نوعیت کا ہوگا۔ اور وہ مالنکوف سے چار بڑوں کی ملاقات کے متعلق بات چیت کریں گے۔ عام خیال ہے ص ۴

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

نسخہ کے اجزاء اور ان کا توازن خواہ کتنا ہی حکیمانہ ہو۔ مگر جب تک کوئی استعمال نہ کرے۔ نسخہ ایک مشت خاک سے زیادہ نہیں۔

قائد اعظم نے یہ نسخہ اپنے کردار کے نچوڑ سے حاصل کیا تھا۔ اصل چیز ان کا کردار تھا۔ ان کا رگ و پے یقین سے بھرپور تھا۔ انہوں نے تمام قسم کے اندرونی تفرقات اور اعتقادی فرقہ پرستی کا قلع قمع کیا تھا۔ اور پھر مسلم لیگ کو جو ایک دیرینہ مردہ سے زیادہ نہیں تھی۔ ایک منظم اور فعال جماعت بنا دیا۔

یہ انہوں نے محض "اتحاد۔ تنظیم۔ یقین محکم" کے الفاظ رٹنے یا نعرہ لگانے سے نہیں کیا تھا۔ بلکہ یہ چیزیں خود ان کے اپنے کردار میں سموئی ہوئی تھیں۔

رٹنے اور نعرہ بازی کا جہاں تک تعلق ہے۔ تو پانچ سال سے تمام مسلم لیگی زعماء بھی یہ کرتے آئے ہیں۔ لیکن اگر صرف الفاظ رٹنے اور نعرہ لگانے سے کامیابی حاصل ہو سکتی تو ضرور انہیں بھی ہوتی۔ اور آج تبدیلی کی ضرورت نہ پڑتی۔

اس لئے ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ محض تبدیلی کوئی چیز نہیں۔ جب تک ہمارے نئے وزراء اور دوسرے حکام قائد اعظم کے نسخہ

"اتحاد۔ تنظیم۔ یقین محکم"

کو قائد اعظم کی طرح اپنی رگ رگ میں نہ رچا لیں گے۔ ورنہ یہ نسخہ کوئی کام نہیں دیگا۔ صرف کھوکھلی آوازیں ہی آوازیں ہوں گی۔

کراچی میں درجہ حرارت ۱۰۵ ہو گیا

کراچی ۲۲ اپریل۔ آج دوپہر کو کراچی میں بہت گرمی پڑی۔ دوپہر کو درجہ حرارت ۱۰۵ تھا۔ محکمہ موسمیات نے پیشینگوئی کی ہے۔ کہ کل درجہ حرارت ۱۰۷ تک پہنچ جائیگا۔ آج موجودہ موسم کا سب سے زیادہ گرم دن تھا۔

۴ کہ وزیر اعظم روس نے حال ہی میں جو مفاہمانہ بیانات دیئے ہیں۔ ان کے بعد چرچل موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ماسکو جانا بہت مفید سمجھتے ہیں۔